فلیحذر الذین یخالفون عن امرہٖ ان تصیبھم فتنۃ او یصیبھم عذاب الیم

مفارقات الحسینیہ والعثمانیہ

از تصانیف لطیفہ عالیجناب مستغنی عن الالقاب علم علامہ حکیم فہامہ جامع علوم
عقلیہ و نقلیہ حاوی فنون فرعیہ و اصلیہ مولانا الحکیم السید غلام حسنین صاحب
کنتوری دام ظلہ العالی

جس میں شہادت جناب امام حسین علیہ السلام اور قتل خلیفہ سوم کا تفرقہ نہایت
توضیح سے دکھایا گیا ہے کہ اہل فہم سمجھ لیں کون ان میں شہید ہے اور کون مقتول

مطبع اصلاح کھجوہ ضلع سارن میں طبع ہوا

سید نظیر حسین پرنٹر پبلشر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی میّز بین عباده
الصالحین والطالحین بعلامات
لا یغیبه اخذ الفریقین منهم
بالآخر، ثم بیّن لنا انبیاءه
ولاسیما نبینا خاتم الانبیاء ایاها
ببیان واضح وتبیان ظاهر،
صلوة الله وسلامه علیهم
وعلیه واله صلوة تعد لنا فی
دار الکرامة مثوبات ومفاخر
وبعد فیقول العبد الفقیر

جمیع حمد ایسے خدا کے واسطے ہین جس نے
اپنے نیک بندون اور بدکردار بندون
مین تمیز دی ایسی علامات سے کہ
کہ ایک دوسرے سے مشتبہ نہین ہوسکتا
پھر اون آیات کو انبیاے کرام خصوصاً ہمارے
نبی خاتم الانبیا محمد صلی اللہ علیہ والہ
نے ہم سے بیان فرمایا واضح طور سے
اور ظاہر طریق سے درود خدا کا سب
انبیا پر ہو اور ہمارے نبی پر اور اون
کی آل پر ایسا درود جو ہمارے واسطے

المحتاج الی ربه غنی الاغنیاء
المدعو بغلام حسنین الکنتوری
ان الذی حدانی الی تسوید
هذه الرسالة قول النواصب
فی حق عثمان انه کان ذا النورین
غنیا شهیدا لم یجتمع فی
احد من اصحاب نبینا واهل
بیته هذه الخصال الثلثة
اما کونه ذا النورین فهو زوج
لبنتی نبینا صلعم ولیت شعری
انهم لم یسمونهما بالنورین
هل سماهما رسول الله وابان
فضلهما ام لقبوهما اهل الحل
والعقد الذین جعلوا عثمان
خلیفة اما کونه غنیا فلکثرة

دار آخرت مین ثوابہاے کثیر اور مفاخر
کا ذخیرہ جمع کردے ۔ بعد حمد او صلوۃ کے
کہتا ہے بندہ فقیر محتاج اپنے پروردگار کا
جو سچ مچ غنی ہے غلام حسنین کنتوری
کہ مجھے اس رسالہ کے لکھنے پر نواصب کے
اس قول نے کشان کشان آمادہ کیا
جو عثمان کے حق مین وہ کہتے ہین کہ عثمان
ذی النورین تھے اور غنی تھے اور
شہید بھی ہوے ۔ یہ تینون اوصاف
ایسے ہین جو کسی صحابی یا اہل بیت نبیؐ
مین جمع نہین ہوے ۔ عثمان ذی النورین
تو اس وجہ سے ہوے کہ دو دختر نبی کے یہہ
شوہر تھے ۔ کاش مجھے معلوم ہو جاے کہ
اون دونون دخترون کو کیون یہ لوگ
دو نور کہتے ہین کیا جناب رسولؐ نے

بذله وعطائه اهل غلته
غسب وماكان ذلك البذل
من اموال المسلمين تاولوه
بانه كان يعمل الاكاسير كما
سمعت من بعض فضلائهم
اما كونه شهيدا فهو امر
يتناولون ابتاعه اتباعا لحسن
عاقبته وماله ورد لمن يسوء
ظنه اليه ويثبت فيه امورا
منكرة توجب الطعن فيه
ولعمرك انهم لفي سكرتهم
يعمهون لان الله سبحانه
تميز الحق من الباطل قد جعل
قتله ادل دليل واظهر برهان
على خزيه وسوء ماله و

یہ لقب اونکو دیا ہے یا اون لوگون نے
یہ لقب دونون دخترون کو دیا ہے جنھون
نے عثمان کو خلیفہ بنایا عثمان کا غنی ہونا
اس وجہ سے کہ اپنے کنبہ قبیلہ کو زیادہ درہم
دینار دیتے تھے فقط ہے پھر چونکہ یہ دادو
دہش مسلمانون کے مال سے اونکی حق
تلفی کرکے ہوتی تھی لہذا بعض فضلائے
نواصب سے ہین نے یہ تاویل سنی ہے کہ حضرت
عثمان کو اکسیر بنانا آتا تھا (اچھی کہی) شہید
ہونا عثمان کا تو یہ حیلہ اس واسطے کیا جاتا ہے
کہ اون کا خاتمہ بالخیر ہونا ثابت ہو کر جو بدنامی
اون سے لوگ کرتے ہین اور چند برائیان
اون کی ثابت کرتے ہین اون کا رد اور
ابطال ہوجائے مجھے قسم تمہارے جان
کی کہ یہ لوگ اپنی مستی بیہوشی مین سرگردان

خسران عاقبته وابطل ما
یافکون ویباهون به ویفتخرون
منه فلمّا کان اعلان تلک
الامور منبئا للنتائج عظیمة ینفی
من الشبهات ویبطل مساوئ
او مزیته فی الامور المذکورة
لاهلبیت نبینا سیما سیدنا
الحسین ۔ فافردت له تلک
الرسالة ولست اذکر فیها امورا
یرویها الفریقان وفیها طرق
الشبهات الصحیحة بلاتخصیص
المذاهب بل نذکر امورا من
الحوادث التی حدثت من یوم
قتلهما وتحدث وقد ذکرها
ارباب السیر ورواها الناس

ہین ۔ اسلیئے کہ خدائے عادل نے بغرض تمیز
حق وباطل کے اسی قتل عثمان کو پوری دلیل
اور برہان ظاہر کردیا ہو کہ اس قتل سے
اون کی برائی بدانجامی خرابی عاقبت ثابت
ہوگئی ۔ خدانے اونکے مریدون کی دروغ
گوئی کو باطل کردیا او رجو مباہات اور فخر
کیا کرتے ہین سکو مٹا دیا ۔ پھر چونکہ ان امور کا
اعلان نتائج عظیمہ پر شامل ہے اور شبہہ
زیادتی مرتبہ اور مساوات عثمان کا اہل
بیت نبی سے خاص کر امام حسین کی مساوات
اور شبہات مین باطل کرتا ہے لہذا یہ رسالہ
خاص ہم نے اسی غرض سے لکھا ہو اور غرض
یہی ہے کہ اس رسالہ مین ہم قتل عثمان اور
شہادت امام حسین کا فرق بیان کرین گے ۔
اور ان امور کا ذکر مین اس رسالہ مین

عیاناً وحری بنا ان نذکر
المشارکات اولاً ثم نذکر المفارقات
ونعنی بالمشارکات ما یزعم عامة
الناس جهلاً او تجاهلاً فاول
المشارکات کونهما خلیفتی رسول
الله عند فرقة تعد عثمان ثالث
الخلفاء والحسین سادسهم
اما کون عثمان ثالث الخلفاء
الذین جعله الناس برائهم
واختیارهم خلیفة فهو امر
قد وقع ولا ینکره احد من
الفرقتین کما انه لا ینکر احد
منهما ان تلك الخیرة فی نصب
الخلیفة لیست من الله ورسوله
اما کون الحسین سادس

نہ کرونگا ہمین صحیح شبہات کا پڑ جانا بلا
تخصیص اعتقاد مذہبی کے ہوسکتا ہے
اور اون شبہات کی وجہ سے وہ روایات
موضوع کہی جاتی ہین، بلکہ مین اون باتون
کا ذکر کرونگا جنکو تاریخ صحیح لکھ رہی ہے
جو امر روز قتل ان دونو مقتولین کے
حادث ہوئے اور روزانہ حادث ہوتے
ہین جن کو ہم مشاہدہ کر رہے ہین، ہم کو
لایق ہے پہلے امور مشارکہ کو بیان کرین
اوسکے بعد مفارقات کو لکھین اور مشارکات
سے ہماری مراد یہ ہے کہ تمام لوگ جنکو مشارکات
سمجھ رہے ہین (نہ در حقیقت) اور یہ گمان
اونکا براہ جہالت ہے یا تجاہل عارفانہ کرتے
ہین، پہلا امر مشترک یہ ہے کہ دونو خلیفہ
رسول تھے ایک فرقہ کے نزدیک جو عثمان کو

الخلفاء الذين اختارهم الناس
بالخلافة فلما لم ينتظم للحسين
امر وهو الاجماع والغلبة والقهر
فكيف يستحق ان يكون معدوداً
في عدادهم x نعم كون الحسين
كما قال ابن الحجر
ثالث الخلفاء الذين اختار
الله سبحانه لخلافة نبيه و
اعطاه ما يجب ان يعطى من
البراهين الدالة على كونه
خليفة النبي حقا فهو امر
لا ينكره من لم يكن مبغضا له
وناصبا لعداوته . فثبت
ان الخلافة ليست من المشتركات
بينهما بل هي من المفارقات
بينهما ولما عهدنا اليكم

تیسرا خلیفہ اور امام حسین کو چھٹا خلیفہ شمار کرتا
ہے لیکن عثمان کا تیسرا خلیفہ ہونا اس طرح پر
کہ آدمیون نے اپنی رای اور اختیار سے
اونکو خلیفہ بنایا تو ایسی بات ہی جس سے
کوئی فرقہ انکار کر ہی نہین سکتا جس طرح اسکا
بھی انکار کوئی فرقہ نہین کرسکتا ہی کہ یہ اختیار
خلیفہ بنانے کا آدمیونکو خدا اور رسول کا
حکم اس پر نہین ہی لیکن امام حسین کا چھٹا
خلیفہ ہونا اس طرح کہ آدمیون نے اپنی
تجویز سے اونکو خلیفہ بنایا ہو چونکہ اون کی
خلافت کا انتظام نہوا یعنی اجماع اور قہر
اور غلبہ جو شرط ضروری اس خلافت کی
ہے وہ پوری نہوئی پھر کیونکر آپ چھٹے
خلیفہ ہوسکتے ہین اور اون خلفا مین انکا
شمار ہوسکتا ہے جو آدمیون کے بنائے

فی صدر هذه الرسالة ان لا
نذکر امورا یعتری فیها الشبهة
فلذلک ذکرنا الروایات التی وردت
فی هذا الباب من الکتب السماویة
حتی فی کتب الهنود ایضاً فالباقی
من المشارکات انهما قتلا مظلومین
محبوسین عطشانین ینظر
الیهما نسائهما ممنوعین من
الغسل والکفن ملقیان علی الارض
فهذه ستة امور لابد لنا ان
نبین هل هما فیها یشترکان ام
یفترقان کل الافتراق * اما کون
عثمان مظلوما فانظر الی انه
من ظلمه ولما ظلمه * وانظر
الی هدایة الظلم التی تنسب

ہوئے خلفا گذرے ہین * ہان امام حسین
کا تیسرا خلیفہ منصوص من اللہ زبانی ہمارے
نبی کے ہونا اور نیز اونکو اون دلائل کا
عطا کرنا خدا کا جن سے سچے خلیفہ نبی کی
شناخت ہوتی ہے یہ بھی ایسی بات ہے جس
سے کوئی آدمی انکار نہین کرسکتا بشرطیکہ
وہ دشمن خدا اور رسول نہو اور محض براہ
عناد انکار نہ کرتا ہو * جب تیسرے خلیفہ کی شرکت
باطل ہو چکی * تو ایہ ثابت ہوگیا کہ خلافت
امور مشترکہ سے دونون مین نہین ہے بلکہ
بڑا فرق ہین ان دونون مین اسی امر خلافت
کا ہے جس پر اور سب امور متفرع ہوئے ہین
اور چونکہ ہمنے عہد کرلیا ہے ابتدا ہین اسی رسالہ
کے کہ جن روایات مین شبہہ پڑتا ہے اونکا
ذکر نہ کرینگے لہذا اون روایات کو جو کتب

الی الظالمین لیکون عثمان مظلوما
لاجرم له او انهم قتلوه انتقاما
لظلمه وانظر ایضاً الی اعیان
القاتلین وفیهم اجلة الصحابة
العدول الذین لا یقدر احد
علی ان ینکر فضلهم ودیانتهم
واسماء القتلة وشرکائهم واعوانهم
علی ما صرح به الثقاة من علماء اهل السنة
فمنهم ابو الحسن المازنی وممن
شهد العقبه وبدرا کما فی
الاستیعاب لابن عبد البر و
عبد الله بن عمر کما عن الواقدی
قال والله ما کان منا الا خاذل
او قاتل ـ وعلیک بمطالعة
کتاب جدی المسمی به تشئید

سماویہ مین بہ نسبت اسی واقعہ کے وارد ہین
اونکو نہ لکھین بلکہ اہل ہنود کی کتب کی بھی کوئی روایت
درج نکرین ۔ اب رہے اور مشترک امور اونکا یہ
بیان ہے کہ عثمان بھی مظلوم تھے اور پیاسے
اپنے اہل وعیال کے سامنے قتل کئے گئے اور
دفن اور غسل اور کفن سے منع کئے گئے زمین پر
اونکی لاش پڑی رہی اور یہی حال امام حسینؑ
کا ہے یہ سب چھہ باتین ہین اب ہمکو ضرور ہے
بیان کرین کہ ان سب مین عثمان اور امام حسینؑ
شریک ہین یا کہ بالکل جدا جدا ہین ۔ عثمان
کا مظلوم ہونا اوس مین یہ دیکھو اون پر کس نے
ظلم کیا اور کیون یہ ظلم کیا ۔ اور یہ بھی دیکھو کہ
ابتدا ظلم کی قاتلان عثمان سے ہوئی یا اونہون
نے انتقام لیا اون مظالم کا جو عثمان سے صادر
ہوے تھے اور در اصل وہی لوگ مظلوم تھے

المطاعن فانه موضوع لهذا
البحث وبالجملة كون عثمان
مظلوما لا ذنب له يكذبه
التاريخ وشركة الصحابة العدول
في قتله فاذن هو مقتول بما
فعله من الافعال فكيف يكون
مظلوما اما ما يروونه من
اخبار النبي بقتله وصلوته صلعم
على جنازته فهو من موضوعات
بني امية قد صرح بموضوعيتها
قطعا المحققون من اهل
السنة ومطلق الاخبار بقتله
بدون استظلامه وبدفن
الاخبار بخزي قتلته وكونهم
معذبين مقهورين ان سلمناه

یہ بھی دیکھو کہ وہ قاتل کون کون لوگ تھے
جنمین صحابہ جلیل اور ثقہ عادل بقول اہلسنت
ایسے شامل تھے (بلکہ بانی) جنکی فضیلت کا کوئی
سنی انکار ہی نہین کرسکتا اور اونکی دیانت
اور بزرگی سے انکار ہوسکتا ہی۔ قاتلان عثمان کے
نام اور شرکا اور معاونین کے بموجب تصریح ثقات
علمای اہلسنت کے پڑھو جنمین ابو الحسن مازنی ایک
بزرگ جلیل الشان تھے اور وہ لوگ بھی جو
بیعت عقبہ اور جنگ بدر مین حاضر تھے جنانچہ
کتاب استیعاب ابن عبد البر مین لکھا ہی اور
عبد اللہ بن عمر (پسر خلیفہ دوم) بھی شریک قتل
تھے جیسا کہ واقدی امام تاریخ اہل السنۃ نے
لکھا ہی عبد اللہ کا قول یہ ہی قسم بخدا کہ ہم سب
طالبان قصاص مین کوئی ایسا نہ تھا جو قاتل
عثمان نہو یا خاذل یعنی تارک نصرت عثمان نہو

فلا یجدی له نفعاً واما وقعة
الحرة وما اصاب اهل المدینة
فهو قد وقع بعد شهادة الحسین
وکیف یکون ذلک والصحابة
المبشرون بالجنة هم القتلة لعثمان
فان قالوا لکونهم معذبین بطل
اجماعهم علی کونهم بالجنة
مبشرین الا ان یقولوا ان
القاتل والمقتول کلیهما فی الجنة
کما هو دینهم - ولما ابطلنا
کونه مظلوما قتیلا بلا جرم
فثبت عدم المشارکة فی
المظلومیة ایضاً وکذا کونه
قتیلا بلا جرم ونزید لک من
المفارقات الاتیة انه لا نسبة

تمکو لازم ہی کتاب مستطاب تشیید المطاعن کو
دیکھو کہ وہ اسی بحث خاص مین لکھی گئی ہی۔
خلاصہ یہ ہی کہ عثمان کا مظلوم ہونا اسکو تاریخ
باطل کر رہی ہی اور صحابہ عدول کا شریک
اونکے قتل مین ہونا یہ بھی دلیل اونکے مظلوم
نہونے کی ہی۔ اب تو ثابت ہو گیا کہ عثمان سزا
مین اپنے مظالم شدیدہ کے قتل کیے گئے اور
اور بیگناہ نہ تھے بلکہ واجب القتل تھے چند
جھوٹھی روایات جو عثمان کے قتل ہونیکی اور
اونکے جنازہ پر فرشتون کے نماز پڑہنے کی جو
ہمارے نبی کی طرف منسوب کرتے ہین سب
موضوع ہین بنی امیہ کی گڑھی ہوئی جیسا کہ
محققین اہل سنت نے بتصریح اسکو لکھدیا ہے
اور محض خبر دہی رسول کی عثمان کے مقتول
ہونے پر اور اونکے قاتلون کی بدحالی بدی الخ

بین المقتولین فی امر من الامور
الله، الله علی کرامة المقتول اما سیدنا
الحسین فهل تری لاحد من
اهل النصفة ان یشك فی کونه
مظلوما لا ذنب له او فی کونه
قتیلا بلا جرم۔ وهل تجد فی
ارباب السیر من لا یروی
عن النبی کونه قتیلا مذبوحا
بلا جرم ابل تجد تلك الواقعة
الهائلة ماثورة فی الکتب السماویة
قبل بعثة نبینا صلی الله علیه
واله وکذلك القرآن المجید
قد بین تلك الواقعة وما فیها
من العقوبات وجزاء الشهداء
کما حررته فی الرسالة المسماة

کی خبر دینے اور نہ اس قتل کی کوئی عظمت
بیان فرمائی اور نہ قاتلون کا معذب اور
مقہور ہونا دیا اور آخرت مین اسکا کچھ ذکر
کرنا یہ عثمان کو کیا نفع دیسکتا ہے۔
لیکن واقعہ حرہ اور قتل اور نہب
اہل مدینہ کا جو یزید کی فوج کے ہاتھ سے گذرا
یہ سب کچھ بعد شہادت امام حسین کے تھا
عثمان کے قتل سے اسکو کیا تعلق ہے اور نہ
کسی روایت مین قتل عثمان کے مجازات
سے ہونا وارد ہے اور کیونکر یہ واقعہ مجازات
قتل عثمان سے ہو سکتا ہے حالانکہ قاتلان
عثمان وہی صحابہ بدری ہین جنکو عموماً بشارات
جنت کی باعتقاد سنیون کے ہو چکی ہے۔
پھر اگر اونکے معذب ہونیکے قائل ہون وہ
اجماع باطل ہوگا جو اونکے بہشتی ہونے پر

بالحسينية القرانية وتلك
القصص والروايات قد
بلغ نقلها احد التواتر ولا
يختص بالمسلمين - وهذا هو
الفارق المبين بين صحة
تلك الروايات وكذب
روايات يزويها في قضية
عثمان وايضًا فان العمدة
في تصحيح الروايات وتكذيبها
بعد ما ذكرناه ظهور النتائج
بعد الواقعة التي يشملها
تلك الروايات . فعليك
يا اخي ان تذكر من خوارق
عادات الدم المسفوح من
ذينك المقتولين واذكر

کر رہے ہین - مگر اینکہ اسکے قائل ہون کہ قاتل
عثمان اور مقتول یعنی عثمان دونو بہشتی
ہین جیساکہ سنیون کا شعار ہے میری دونو
میٹھی - پھر جب ہمنے عثمان کے مظلوم
اور بے گناہ مارے جانیکو باطل کر دیا اب
ظاہر ہو گیا کہ اس امر مین بھی مشارکت انکو
امام حسین سے نہین ہے - ہم آیندہ اون مفاجات
کا ذکر کرین گے جن سے معلوم ہو گا کہ ان
دونو مقتولین مین کوئی نسبت شرکت
کی ایسی نہین ہے جس سے کرامت عثمان
مقتول کی ثابت ہو - اب رہے ہمارے
حسین مظلوم پھر کیا کسی منصف کو تم دیکھتے
ہو جو آپکے مظلوم ہونے مین شک اور شبہہ کرے
یا آپکے بے گناہ شہید ہونے مین اوسکو شک
ہو - اور کیا علمای سیر مین کسی کو تم پاتے ہو

روایات یردونها قدیما و
حدیثا اهل السیر فان
هذا الذکر کفاك فی التبصر
والاهتداء ویزیدك فی
معرفة الحق الحقیق ما یظهر
من کرامات سیدنا الحسینؑ
الی یومنا هذا الی ماشاء الله
وعدم ظهور شئ من
الاشیاء بعد قتل عثمان
وبالجملة فخلیفة النبیؐ
انکان مرضیا عند الله ثم
یقتل ویستشهد فی سبیله
فیجب اولا علی الله سبحانه
ان یصون دمه من الوهن
والاهانة التی یستکره الطبع

جو ہمارے نبی سے امام حسینؑ کا بے جرم
مقتول ہونا روایت کرتا ہو بلکہ اس واقعہ
ہولناک شہادت امام حسینؑ کو تم کتب
سماویہ مین بھی مذکور پاؤ گے جو قبل بعثت
ہمارے نبی کے پیشین گوئی کر رہی ہین اسی
طرح ہمارا قرآن بھی واقعہ شہادت اور سزا
اور جزا جو کچھ اسکے متعلق ہی سبکو ابتدائے
ولادت امام حسینؑ سے بیان کر رہا ہے
جیسا کہ ہمنے اپنے رسالہ حسنیہ قرآنیہ مین بخوبی
اسکو لکھدیا ہی (پڑھو) یہ قصہ ہائے شہادت
اور روایات انکا ذکر حد تواتر کو پہونچ گیا ہی
اور مورخین اسلام کی تخصیص نہی اور یہی
کھلا ہوا فرق ہے روایات شہادت امام حسینؑ
کے صحیح ہونے اور عثمان کے قتل کی اون
روایات کے غلط ہونے مین جن سے کوئی انہونگی

عن استماعها افتعلم ماصار
اليه الدم المسفوح الذی اریق
من عثمان وما سمعته من
استكراه الناس عنه وما
عرض له من العفونة التی
لست اذكرها بطولها اما دم
الحسینؑ وهو دم نبت من
دم رسولك وقد خصه الله
بخصائص عديدة منها
انه وقت اراقته وتلطخ الارض
به يحمر التراب الذی يقع
عليه وايضا يحمر بل يصير
دما رائقا - كما سمعت من
حديث قارورة كانت عند
ام سلمه رض وفيها طين من

ان کی ثابت ہو - ایضاً ایک اور طریقہ روایات
کی صحت اور غلطی جانچنے کا بعد اوس طریق
کے جو ہمنے لکھا ہو یہ بھی ہو کہ اس واقعہ کے
وقوع کے بعد نتائج کیا ظاہر ہوئے جن سے
عظمت یا برائی اور خرابی اس واقعہ کی ثابت
ہو - اب تمکو لازم ہو اون روایات کو پڑھو
جو اگلے پچھلے مورخین ہر مذہب کے ان دونو
مقتولون کے بارہ مین روایت کر رہے
ہین بس یہی یادآوری تمکو حق اور باطل کے
فرق کرنے مین کافی ہوگی - روایات سے
بڑھکر تمکو مشاہدہ اون کرامات اور معجزات
کا جو آج تک امام حسینؑ کے ظاہر ہو رہے
ہین اور انکا ظہور برابر رہیگا جبتک مشیت
الٰہی جاری ہو اور عثمان کے روز قتل سے
لیکر آجتک کوئی بات کرامت کی ظاہر

تلك الارض فوضنها رسول
الله هضارت حين قتله دما
نفور وما زال ذلك الوصف
منه بل يجمد السبحة والخزرات
التى فيها شائبته منها فى كل
يوم عاشورا كما هى موجودة
فى بعض بلادنا ومنها انه
اذا اهريق تمطر السماء دما
ولا يبقى حجر ولا مدر الا يوجد
تحته دم تشهد به التاريخ رو
هذان مما تعلقت المشاهدة
بحيث لا يمكن انكارهما فهل ترى
فى دم عثمان شيئاً منهما ومنها
ان الثياب التى تلطخ من ذلك
الدم اذا لبسها شقى من الاشقياء

نہوئی اسکے دیکھنے اور سوچنے سے امر حق
کی شناخت اور بھی بخوبی ہوتی ہے جس سے
بڑھکر اور کونسی بات ہے - مجملاً ہم بیان کرتے
ہین کہ خلیفہ نبی اگر خدا کا پسندیدہ ہو اور اسکی
عزت اور آبرو پیش خدا بھی ہو پھر وہ قتل کیا جاے
یا شہید ہو سب سے پہلے خدا پر واجب ہے
کہ اوسکا خون جو بہایا گیا ہی اوسکو ذلت اور
خواری سے بچائے اور اوس خون مین
جہان پر گرا ہو یا کسی چیز مین بھر گیا ہو کسی قسم
کی بدبو نہ آنے پائے نہ اور کسی قسم کی خرابی
پیدا ہو جسکے دیکھنے اور سننے سے لوگ نفرت
کرین - کیا تمکو پوری خبر ہی کہ خون عثمان کا کیا
حال تھا اور کیسی کراہت لوگونکو اوسکی
بدبو سے پیدا ہوئی تھی مجھے اوسکی خرابی
کو طول تقریر سے لکھنا منظور نہین ہے -

يحدث فيه داء الثعلب او غيره من
الادواء كما يروى من حديث اسحق
بن جثوه وهو الذي اخذ قميص
الحسين ورجل اخر اخذ بعمامته
المسماة بالسحاب وهما ايضا من اقسام
المرئيات وليس لدم عثمان كمثل منها
اما الخواص الغير المرئية المروية
من طرق صحيحة ثم منها ان ملك
نزل من السماء واخذ دمه في
قارورة ودم الشهداء معه في
قارورة اخرى ثم عرج بها الى
السماء وايضا ما رواه ثقات اهل
السنة كاحمد وابن بطه وغيرهما
ان رسول الله صلعم اكتحل بذلك
الدم في حالة النوم عين رحل

یہ خون امام حسینؑ کا یہ وہ خون ہے جو تمھارے نبی کے
خون سے پیدا ہوا ہے اسکو خدا نے چند خواص عجیبہ
عطا فرمائے ہیں اون میں سے ایک بڑی صفت
یہ ہے کہ جسوقت یہ خون زمین پر گرے اوس زمین کی
مٹی کسی جگہ پر کیوں نہو سرخ ہوجائے بلکہ خون تازہ
ہوجائے چنانچہ تمنے حدیث جناب ام سلمہ کی
سنی ہے کہ اوس میں اوسی زمین کی مٹی لائی ہوئی
جبرئیلؑ کی تھی جسکو جناب رسولؐ نے ام سلمہ کے
سپرد فرمایا تھا اور ہر وقت قتل اور خونریزی امام
حسینؑ کے وہ مٹی خون تازہ ہوکر شیشہ میں جوش
مارنے لگی اور یہ صفت اوس خاک پاک سے
آجتک زائل نہیں ہوئی بلکہ سجدہ گاہ اور دانہ تسبیح
جن میں کسی قدر شائبہ یا آمیزش اوسکی ہے بروز عاشورا
اب بھی سرخ ہوجاتی ہے چنانچہ ہمارے ملک
ہند میں چند مقام پر ایسی تسبیح موجود ہے یہ بھی صفت

من عماء رياح القاضى فصار اعمى
فهذه خواص دم الحسينؑ التى تدل
على كونه اجل قدرا واعظم درجة
عند الله وليس ولا واحد منها
يوجد فى دم عثمانؓ فكيف نقول
بالاشتراك وكما يجب على الله
صيانة الدم كذلك يجب صيانة
الجسد من النتن ونهش الهوام
بل يامر السباع بصيانة ذلك
الجسد المرضوض الملقى على الرمضاء
ويكرمه بنور من انواره وينفح منه
رائحة المسك والعنبر اذا هبت
الريح عوضا من النتن وهلموا الى
النظر فى الواقعات التى وقعت بعد قتل
عثمان ثم الى ما وقعت بعد شهادة

خون امام حسینؑ مین خدانے دی تھی کہ جسوقت خنجر
ظلم سے وہ خون بہایا جائے آسمان سے خون برسے
اور جو پتھر اور ڈھیلا اوٹھایا جائے اوسکے نیچے خون
بھرا ہوا پایا جائے یہ دونو اوصاف تو چشم دید کی
قسم سے ہین انکا تو انکار ہو ہی نہین سکتا پھر کیا خون
عثمانؓ مین کوئی صفت ان دونون مین سے کسی
نے پائی ہے ایضاً یہ بھی خاصیت اس خون مین خدانے
دی تھی کہ جس کپڑے مین یہ خون لگجائے جب اوسکو
کوئی شقی جسم اطہر امام سے اوتار کر پہنے اوسکو مرض بالخوزہ
کا یا اور کوئی مرض لاحق ہو جیسا کہ اسحق بن حثوہ ملعون
کو آپکے کرتہ خون آلودہ کے پہننے سے ہوا یا دوسرا
شقی جس نے عمامہ سحاب کو آپکے سر اقدس سے اوتار
کر اپنے سر پر باندھا۔ یہ بھی صفت دیکھنے مین آگئی ہے اور
خون عثمانؓ مین اسکا بھی کچھ شائبہ نہین۔ لیکن وہ
خواص جو ہمارے دیکھنے کے قابل نہ تھے ہان روایات

الحسینؑ فتبین لکم الفرق بین الھوان
والعز فنقول لما قتل عثمان القی جسدہ
علی المزابل مع اجساد عبیدہ ومو الیہ
وھی محل عفونۃ یرمی تلک الاجساد
کل من یمر الیھا ۔ فبقیت ھناک ثلثۃ
ایام وقد اکلت احدی رجلی عثمان
کلاب المدینۃ کما فی الترجمۃ الفارسیۃ
لتاریخ اعثم الکوفی المطبوعۃ فی
بندر البمبئی ص $\frac{159}{389}$ ۔ وایضاً نقل القاضی
خوارزمی فی شرح دیوان ابو العلاء عن
الواقدی وکذالک بعد دفن عثمان و بست
ادری فی ای موضع کان لما امرت نائلۃ
زوجۃ عثمان بدفن اجساد موالیہ منع
المصریون عن دفنھم منعاً شدیداً وطرحوا
الاجساد بلا غسل ولا کفن فی الطریق الجار فاکلت اجسادھم

صحیح سے ہمکو معلوم ہوے ہین ایک ان مین سے
یہ بھی ہے کہ ایک فرشتہ آسمان اوترا اور ایک شیشہ
مین خون امام حسینؑ اور دوسرے شیشہ مین خون
شہدائے کربلا کا بھر کر آسمان پر لے گیا ۔ ایضاً بعض معتمد
علماء اہلسنت نے جیسے احمد اور ابن بطہ نے روایت کی
ہے کہ حالت خواب مین رسول اللہ صلعم نے ایک شخص کی
آنکھ مین ایک سلائی خون سے ڈبو کر پھیر دی وہ شخص
اندھا ہو گیا جو قبیلہ ریاح قاتلین کے اندر مومنین شمار کیا
جاتا ہے یہی وہ خواص ہین خون امام حسینؑ کے جو
پوری دلالت کرتے ہین کہ وہ جناب پیش خدا جلیل القدر
اور بزرگ مرتبہ تھے جب ان مین سے کوئی بات
بھی ہم خون عثمان مین نہین پاتے پھر کیونکر ہم دونو کے
شرکت مراتب کے قائل ہون ۔ اور جسطرح خون کی
حفاظت واجب ہے اوسی طرح لاش کی بھی حفاظت
واجب ہے کہ شرجانے درندے اوسے نہ پھاڑین اوسکے

گوشت کو درندونپر حرام کردے. بلکہ خدا نے پرند و درندونکو
کو حکم دے کہ اس لاش کی حفاظت کرین جو پارہ پارہ
ہوکر زمین گرم پر پڑی ہو اور ایک نور سے اوسکو ڈھانپ
دے اور اوس لاش سے بوئے مشک و عنبر کی دور
دور تک پہیلے جسوقت ہوا کسی رخ کی چلے بجائے
عفونت اور بدبو کے. اب آؤ اور دیکھو کہ امور مذکورہ
بالا مین سے کون کون امر واقع ہوا قتل عثمان کے
بعد اور کون کون واقع ہوا ہے بعد شہادت
امام حسین کے اسی واقعہ جسد کے حالات کے معلوم کرنے
سے تم پر خواری اور عزت کا پورا پتہ لگجائیگا اور کچھ
شبہہ باقی نرہے گا. اب ہم کہتے ہین جب عثمان کو اہل
صحابہ نے قتل کرایا اونکی لاش اور اونکے غلامون
کی اور ساتہیون کی لاش گھورے پر ڈالدی جو
سڑی ہوئی جگہ ہوتی ہے اون لاشونکو آئندہ روند
سب دیکھتے تھے جو اودہر سے گذرتا تھا. لاشین

للذباب والكلاب كما في المجلد الثاني
من روضة الصفا ص٢٣٤ . فبالله
عليك ايها الناظر انظر بنظر النصفة
ان جسدا ياكل بعض ابعاضه الكلاب
وهي ابغض المخلوقات هل يمكن ان
يصلي عليه الملائكة وهم اطهر وايضا
فان صلوة الجنازة انما تؤدى بعد
غسل الميت وازالة نجاسة الموت
عنه فنسي ذلك الكاذب الملازم
للنسيان فلم يروا ان الملئكة اولا
غسلوا جسد عثمان من ماء الجنان
ثم صلوا عليه صلوة الجنازة لكن الله
لا يغلب على امره فلهذا بهت الذي
كذب وافترى وايضا لم يرو احد
منهم احدا من الناس غسله فاطلنا

بالملائكة المعصومين فيسقط عذرهم
ان اعتذروا بان الشهيد لا يغسل
اما عبيده ومواليه فهم في اسوء حالة
منه كما عرفت مما ذكرته انفا من كان اسوء
مآلا وهكذا حال يليق باحد فيفتخر بسوء
مآله. رجعنا الى ذكر حالات الجسد المطهر
لسيدنا الحسين وسائر الاجساد المطهرة
وروس الشهداء الذين استشهدوا معه
فاول المفارق ان الحسين واصحابه انما
استشهدوا في البيداء وصعيد طيب
مصفا من القاذورات لم تكن فيه مزبلة
ولا شئ من النجاسات كيطرح تلك الاجساد
عليها والثاني ان الاشرار الطغاة ارادوا ان
يوطئوا جسده المطهر بالخيول فامر الله
اسدا من الاسود الضارية ان يعتنق

تین روز تک اونھین مزبلون پر پڑی رہین اور
ایک ٹانگ عثمان کی مدینہ کے کتون نے کھائی دیکھو
ترجمہ فارسی تاریخ اعثم کوفی صفحہ ۱۵۹/۳۸۹ جو بمبئی مین چھپا ہی
ایضاً قاسم خوارزمی نے شرح دیوان ابو العلا مین
واقدی سے بھی اسکو نقل کیا ہی۔ اسی طرح بعد
دفن عثمان (اور مجھے نہین ثابت ہی کس جگہ ہوا اور
کس نے کیا) جب نائلہ زوجہ عثمان نے اون کے
غلام وغیرہ کی لاشونکو دفن کرنیکا حکم دیا مصری
لوگ سختی سے مانع ہوئے اور نہونے دیا تب اونکی
لاشونکو شاہراہ پر بے غسل اور کفن کے ڈال دیا
کہ بھیڑیے اور کتون نے اونکو کھایا دیکھو جلد دوم
تاریخ روضۃ الصفا صفحہ ۲۳۴ ناظرین کو قسم ہے خدا
کی دیکھین اور سوچین اور انصاف کرین کہ جس
لاش کے بعض اعضا کو کتے کھائین جو نجس ترین
مخلوقات سے ہین اوسی لاش پر ملائکہ رحمت

جسده كما في رواية الكافي من حديث
فضة امرتها زينب سلام الله عليها حيث
قالت اسر عمر يا فضة ولخبري ذلك الاسد
بما يريد ونه فجاءت الفضة الى مكان
كان الاسد ايضا فيه واخبرته وجاءت معها
وفعل ما فعل فقال عمر بن سعد اكتموا
هذه القصة فانها فتنة. وانما قلنا ان
الله امر ذلك الاسد بذلك لان فهم
كلام الفضة واتباعه اياها ثم معرفته
جسد الحسين كل ذلك من امور خارقة
لا يتصور وقوعها الا بامر الله سبحانه
بل وجود الاسد فجاءة في ذلك الموضع
في ذلك الوقت وعلم الفضة بوجوده
ايضا مما يويد ما قلناه بل اظن انه لم
يكن اسدا من الاسود الصانية كما

نماز پڑھین جو پاک اور پاکیزہ خلقت سے ہین یہ بھی
دیکھو کہ نماز جنازہ اوسوقت ادا کی جاتی ہے
جب میت کو غسل دے لین کہ نجاست موت
کی دور ہو جائے۔ یہ جھوٹھا بقول مشہور دروغگو
را حافظہ نباشد بھول گیا اور یہ روایت اس نے
نہ بنائی کہ پہلے فرشتون نے لاشہ حضرت عثمان کو آب
بہشت سے غسل میت دیا اوسکے بعد نماز پڑھی اگر
ایسا کرتا تو شاید کوئی اوسکی بیجا طرفداری کو تسلیم بھی
کرتا۔ مگر خدا کی مشیت پر کون غالب آسکتا ہے لہذا یہہ
مفتری مبہوت ہو گیا۔ ایضا کسی اور نے یہ بھی روایت
نہ کی کہ عثمان کی لاش کو کسی اون کے پیرو نے
غسل میت دیکر پاک کر دیا حالانکہ اب دو قسم کی
نجاست اوس مین تھی ایک تو میت ہونے کی
اور دوم کتون کے چبانے کی پھر ملائکہ کا غسل دینا
کیسا۔ اب یہ عذر بھی اگر کرین کہ شہید کو غسل نہین

ثبت من رواية الزارع انه مر بقربه
ولم ينبشه وكان ياتى الى الجسد ويبكى
بكاء الثكلى حتى ظن بالنسبة اليه انه
كان علىؑ وتشكل بذلك الشكل ونعوذ
بالله منه وعلى الجملة فلاسد صان
جسده والكلاب اكلت احدى رجلى
عثمان فاين هذا من ذاك اما عدم
كونه مدفونا الى اليوم الثانى عشر كما
هو الصحيح فلم يكن لمنع المانعين كما
وقع فى وقعة عثمان لان عسكر عمر بن
سعد قد ارتحل فى الليلة الحادى عشر
خوفا من الميت بكما هو ما ثورا وفى اليوم
الحادى عشر ودخلوا الكوفة فى الثانى
عشر صباحا فمن كان يمنع الاجساد
المطهرة من الدفن ولم يرو لنا رواية

دیا جاتا ہے ساقط ہو گیا اسلئے کہ نجاست خارجیہ سے
پاک رہنا تو ضرور ہے سو بیچارہ عثمان کو یہ بھی نصیب
نہوا۔ رہے غلام اور دیگر رفقای عثمان جو مارے
گئے تھے وہ تو عثمان سے بدتر حالت مین رہے
جیساکہ اوپر ہم لکھ چکے۔ آیا جس کا انجام ایسا خراب
ہو پھر کسی کو لائق ہے کہ اوسکی ایسی بدانجامی دیکھکر
خواہ مخواہ اسپر افتخار کرے اور فخریہ اوسکے حالات کو
بیان کرے۔ اب ہم حالات جسد مبارک امام حسینؑ
اور آپکے سر اقدس کا و نیز اجساد اور سرہای شہدائے
کربلا کا حال بیان کرنا چاہتے ہین۔ پہلا فرق یہی ہے
کہ امام حسینؑ اور آپکے اصحاب جنگل ویران مین
زمین پاک صاف پر شہید ہوئے جسمین کوئی گھورا
میلا کوڑا کرکٹ نہ تھا اور نہ کوئی چیز بدبو کی تھی کہ
یہ اجساد اوس پر ڈالے جاتے۔ دوسرا فرق جو
معجزہ عظیمہ پر شامل ہے وہ یہ کہ جب ان بکاروں کا

انهم ترکوا رجالا يمنعونها من الدفن
وصاير حف لنا ان عمر بن سعد جمع قتلاه
فصلى عليهم ثم دفنهم فهو من مفتريات
بنی امية فان قتلاه فيهم مسلم وكافر
فان جمع كليهما فكيف يسوغ له ذلك
وان حمل الكفار جملة والمسلمين جملة
اخرى فالتاريخ لا يخبر عنه ثم انه
كيف عرف الكافر المقتول من المسلم
وعلى التسليم فلا يخلو اما انه دفن
المسلمين فی حفرة واحدة او بنی لكل
واحد منهم قبرا واحدا ولم يثبت ای
يوم هذا امر من ذينك الامرين و
من طمسه فی ای سنة وای زمان
حتى انمحى اثره وكذلك مدفن الكفار
منهم فظنی متاخم باليقين انهم

بحکم عمر بن سعد ارادہ ہوا کہ لاش اطہر پر گھوڑے
دوڑائین خدا نے ایک شیر کو حکم دیا کہ لاشہ کو اپنی
گود مین لیکر محافظت کرے جیساکہ روایت کافی
مین فضہ سے منقول ہی کہ جناب زینب نے فرمایا جلدی
جاکر اے فضہ اوس شیر سے ان بدکارون کے
ارادہ کو بیان کر فضہ اوس جگہ گئین جہان وہ شیر
بیٹھا تھا اور شیر سے ارادہ اشرار کو بیان کیا چنانچہ
اون کے ہمراہ شیر آیا اور لاش اطہر کیپاس ٹھہر ایسا کیا
کہ بلاعنہ ڈر گئے اور اپنے ارادہ سے باز رہے اور
عمر بن سعد نے کہا مخفی رکھو اس بات کو یہ فتنہ ہے
یہ جو ہمنے کہا کہ اس شیر کو خدا نے اس خدمت کے
بجا آوری کا حکم دیا اسکی دلیل یہ ہی کہ شیر کو فضہ کا کلام
سمجھنا اور اوسکے ساتھ پیچھے پیچھے جانا پھر
لاشہ امام حسینؑ کو پہچان لینا یہ سب امور خارق عادات
سے ہین کہ بدون حکم الہی کے واقع نہین ہو سکتے

ترکوا البلاد فمن اکلت اجسادهم
الذئاب وبهشة السباع کما مر فی وقعة
عثمان ومواليهم هذا ما ظننته ظن
يؤيده ان الزائرين لمرقد مولانا
الحسين والخدام الذين يختلفون الی
بلادنا لا يروی احد منهم رواية
تدل علی اثر من اثار قبورهم لا داخل
الحائر ولا خارجا عنه ولما فرغنا
من ذکر تلک الامور المظنونة المؤيدة
بالمشاهدات تحری بنا ان نذکر
المرويات المتعلقة بقبر سيدنا
الحسين منها ما رواه المخالف والموافق
ان بنی اسد حضروا الدفن هؤلاء الشهداء
وکان سيدنا السجاد ايضا قد حضر
ذلک المشهد باعجازه فامرهم ان

بلکہ اس مقام خاص مین فوراً شیر کا اوسی وقت
خاص مین ہونا اور فضہ کا اوس پر مطلع ہونا ۔
حالانکہ اصحاب اور اعزہ امام کسی کو اوسکی موجودگی
کی خبر نہ تھی یہ بھی تائید ہمارے قول کی کرتا ہے
بلکہ میرا گمان تو یہ ہے کہ یہ شیر درندہ بھی نہ تھا چنانچہ
روایت کاشتکار سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ شیر اس کے
پاس سے ہو کر گذرا اور اسکو نہ پھاڑا اور لاشہ پر
شکوا اگر اس طرح روتا تھا جیسے عورت پسر مردہ
روتی ہے تا اینکہ اسکی نسبت بغلط گمان ہوا کہ
جناب امیر اپنی شکل بدل کر آتے تھے نعوذ باللہ منہ
اور خلاصہ یہ ہے کہ شیر نے لاشہ امام حسین کی حفاظت
کی اور کتون نے عثمان کی ٹانگ نوچ کر کھائی
ع ببین تفاوت رہ از کجا است تا بہ کجا ۔ رہا دن
رونگ آگئی لاش اطہر کا دفن ہونا یہ کسی دیکھنے
والے کی روک ٹوک سے مثل واقعہ عثمان گے

يحفر قبر في موضع مخصوص واخذ
بضرب الفاس فوجد واقبر اصاهيا
معطرا في هذا الموضع فقال سيدنا
السجاد هذا قبر ابي الحسين الشهيد
وهذه الرواية يصدقها المشاهدة
من جمع كثير رجالاً ونساءً وهو تصدق
ما رأته ام سلمة سلام الله عليها في المنام
ان رسول الله صلعم قال كنت احفر
الليلة قبور الحسين والشهداء معه
والرواية مروية بطريق اهل السنة ايضا
وتاويلها وان لم يدرك عقولنا
لكن وجود القبر متحتم لا ريب فيه و
هو محل الاستدلال لنا في هذا المقام
ويكفي لصاحب النصفة مجرد ذكر ما
مضى من دفن عثمان وعلى منه وذكر

نہ تھا۔ اسلئے کہ لشکر عمر بن سعد نے عاشورہ کا دن گذرکر
شب یازدہم کوچ کردیا ڈر تھا کہ شبخون نہ پڑے خواہ
گیارہوین تاریخ صبح کو اسلئے کہ بارہوین تاریخ صبح
کو داخل کوفہ ہوے۔ پھر کون تھا جو لاشہای مطہرہ
کو دفن سے منع کرتا۔ اور کوئی روایت بھی ایسی
ہمکو نہین پہونچی کہ عمر سعد نے کچھ لوگ ایسے وہان
چھوڑ دیئے ہون کہ دفن شہدا کو منع کرین۔ یہ جو
محض جھوٹھی خبر اوڑائی جاتی ہے کہ عمر بن سعد نے
اپنی لشکر کے مقتولین کو جمع کرکے اون پر نماز پڑھی
اور دفن بھی کر دیا یہ تو بنی امیہ کی بنائی ہوئی خبر
ہے اسلئے کہ اون مقتولین مین مسلمان اور کافر
دونو تھے پھر اگر دونو کو جمع کرکے سب پر نماز پڑھی
اور دفن کیا یہ کیونکر اوسکو جایز تھا۔ اور اگر کفار کو جدا
اور مسلمانونکو جدا کر لیا تھا پس تاریخ سے اسکا پتہ
نہین ہے پھر کافر مقتول خاک اور خون آلودہ کو

تلك الرواية فموضع قبر الحسين اخنا
الله سبحانه يوم دحى الارض وكان
معلوماً عنده بتعليم ابيه كما روى
عنه فى قصه لقاء افواج الجن و
الملئكة بعد خروجه عن المدينة
وموضع قبر عثمان لم يعلم بعد فكيف
المشاركة بهى حكاية نتن الاجساد
المطهرة من هولاء الشهداء فمعلوم
ان الارض التى كانت الاجساد مطروحة
عليها هى رمضاة محماة ذات رمل
ان سقطت عليها حبة من الحبوب
احترقت من فورها وقد اخبرنى
بعض الثقاة انه وجد فى كتاب من كتب
التاريخ ان عمر بن سعد مع بعض اصحابه
لم يتمكنوا من ان يجلسوا فى خيامهم فجلسوا

مسلم سے کیونکر پہچانا۔ اور ہمنے یہ بھی تسلیم کرلیا کوئی
ذریعہ شناخت کا مسلم اور کافر کی لاش کا ہوا۔ اب
ہم یہ پوچھتے ہین کہ سارے مقتولین مسلمین کو ایک
ہی گڑھے مین دفن کیا یا کہ ہر ایک کی قبر جدا جدا بنائی
ان دونو باتون مین سے آجتک تاریخ سے کوئی
بات ثابت نہوئی اور نہ اس گنج کشتگان کا پتہ
کسی مورخ نے دیا ہی کہ آخر کس جگہ پر تہا اور کس نے
اوسکو مٹا دیا آخر کس زمانہ مین اور کس وقت تا اینکہ
اوسکا نشان مٹ گیا۔ اور اسی طرح کفار کا مدفن
بھی معلوم نہوا۔ میرا گمان قریب بہ یقین تو یہی ہی کہ ان
ملاعنہ کی لاشین دفن نہوین یونہی پڑی رہین۔
اونکو درندہ جانوروں نے کھایا جیسا کہ واقعہ
عثمان اور اونکے غلامان وغیرہ کو ہمنے لکھا ہی اور
یہ مشابہت ان لاشون سے جسد عثمان کی البتہ
پوری ہوتی ہی۔ میرا گمان اخیر اون کی لاشونکی

فی ماء الفرات وجسد للیت یتعفن
بادنی حرارة فما ظنک بمثل تلک الحرارة
ولما کان اللہ سبحانہ وعد کل من یقتل
فی سبیلہ مجاهدا ان لا یصیبہ غما ولا مخمصة
کما بینا ہ فی الحسینیة القرآنیة فهذا صان
اللہ تلک الجثث العاریة من الثیاب
من ان یضرها حر الشمس کما لم یضر خلیلنا
نبینا ابراهیم فهذا کانت تلک الاجساد
طریة معطرة لم تتغیر شیء منہا ویزید لک
یقینا بما قلناہ ان الرؤس المجدودة من
هولاء الشهداء علما وضعوها علی الرماح سار وا
بها من بلد الی بلد ومن سکة الی سکة
فهل تجد فی روایة ان اناسا من الناظرین
الذین راوها شکوا من نتنہا او راوا من
جفافها وبلاها اما راس مولانا الحسین

نسبت اوسکی تائید یہ بھی ہی کہ جسقدر زوار ہندی
خواہ عجمی زیارت مرقد امامؑ کو جاتے ہین اور جسقدر
خدام روضۂ مقدسہ کے ہند مین آتے جاتے ہین کسی
نے کبھی اسکا ذکر نہین کیا کہ کشتہ گان لشکر عمر بن سعد
کی قبرین یا گنج کشتہ گان وہان کسی مقام پر اندر
حائر کے یا کہ حائر سے باہر فلان مقام ہی یا کبھی تھا۔
جب ہم ان مقتولین کے ذکر سے فارغ ہوی اور اپنے
گمان کو جو مشاہدات سے موید پایا ہی لکھ چکے اب مناسب
ہی کہ جو روایات متعلقہ قبر امام حسین ہمکو پہونچی ہین اونکو
بھی لکھین منجملہ اون روایات کے یہ بھی ہی کہ جب
بنی اسد بارہوین تاریخ بغرض دفن لاشہائے شہدا
مقتل مین آئے اور جناب سید الساجدین بھی باعجاز
طے الارض وہان پہونچے آپنے اونکو حکم دیا کہ ایک جگہ
مخصوص مین قبر کیواسطے گڑھا کھودین جب ان
لوگون نے اوسی جگہ پہلے سے کسی قدر کھودا ایک قبر

فمن اعظم کراماته انه لما رمت ام الحجار
الملعونة بحجر هسال الدم الطری من الراس
کما یسیل من الاحیاء وهذا یصدق ما
قال الله سبحانه ولا تحسبن الذین
قتلوا فی سبیل الله امواتا بل احیاء
فهات ایها المدعی لشهادة عثمان کرامة
من هذه المذکورات لیثبت کونه شهیدا
مقتولا فی سبیل الله ولکن انی له هذا
بل قد ادعی بعض الشعراء المادحین
ان الف معجزة صدرت من راس الحسین
من یوم شهادته الی یوم رده سید ما
السجاد لیدفنه مع جسده واما نبش
القبر فهو جائز باجماع المسلمین ان لم یدفن فیه
عضو من المیت وفیه عظم ثم بعد الفرض
ان سلمنا ان عثمان دفنه احد من

قبر درست خوشبو معطر اور صاف پاک طیار ان کو
ملی جناب امام نے فرمایا یہی قبر میرے پدر بزرگوار
کی ہے۔ اب اس روایت کی تصدیق مشاہدہ جمع کثیر
قوم بنی اسد کے زن و مرد کا کرتا ہے اور یہ روایت
تصدیق کرتی ہے جناب ام سلمہ کے خواب کی جو شب
دہم اونہون نے دیکھا کہ جناب رسول نے فرمایا آج
کی رات مین قبرین کھود رہا تھا اپنے فرزند حسین اور
اوسکے ہمراہ شہدا کی۔ یہ روایت اہلسنت نے بھی ذکر کیا
ہے۔ اب خواب کی تاویل گو کہ ہماری عقل اوسے
دریافت نکر سکی مگر طیار قبر کا پایا جانا تو یقینی ہے جو مشاہدہ
مین حضار کے آچکا اور یہی بات ہمکو لکھنی اور اسی سے
استدلال کرنا ہے بمقابلہ سرگذشت عثمان کے انصاف
پسند کو محض یاد آوری اون امور کی جو دفن عثمان
یا عدم دفن مین اوپر گذرا ہے اس روایت کے پڑہنے
سے تفرقہ مین کافی ہے اور یہ بھی یاد رہے کہ جناب

من الناس ولم يكن ساله مثل مال عائشة
في عدم كونها مدفونة بل كونها موؤدة فهل
لمدفن عثمان نسبة من مدفن مولانا الحسين
ويحق

مما حينئذ ان نعيد البيان من الراس
ونلخص ما حررناه مفصلاً فنقول انكان
خليفة النبي مرضياً عند الله ثم يقتل في
سبيله فيجب على الله عدل ما ذكرناه سابقاً
من صيانة الجسد عن النتن وغيره انه
اذا دفن في مرقده الذي يكون مختاراً
من عند الله ان يطيب رائحته فيفوح
منه روائح عطرية من غير ان يدير الناس
في تطيبه وتزكيته وان يجعله مزاراً
للمسلمين ذريعة لانجاح حوائج المخلوقين اذا
استشفعوا منه استشفاعاً لا يكون مبتدعاً بل يكون

سید الساجدین کا مقام مخصوص مین کھودنے کا حکم
دینا یہ بھی دلیل صریح ہی کہ وہ مقام آپکو معلوم تھا۔
اب تو معلوم ہو گیا کہ موضع قبر امام حسینؑ کو خدا نے
اوسی روز سے پسند کر لیا تھا جس روز زمین کو پھیلایا
ہی اور یہ جگہ امام زین العابدینؑ کو اپنے والد بزرگوار
کی تعلیم سے معلوم تھی۔ اور موضع قبر عثمان آجتک
صحیح طور سے معلوم نہوا بلکہ اونکا جنۃ البقیع مین دفن
ہونا بھی محض وہمی اور مصنوعی بات ہی باقی ہی
حکایت بدبو اور متعفن ہونے اجساد مطہرہ شہدائے
کربلا کی سو بخوبی معلوم ہی کہ جس زمین گرم پر یہہ
لاشین پڑی تھین ریتل میدان جو حرارت سے
دھوپ کی ایسا گرم ہوتا تھا جو بھن جاتا تھا وہان
گرکے زمین پر دانہ۔ اور بعض معتمد نے خبر دی ہی کسی
تاریخ کی کتاب پڑھکر کہ عمر بن سعد اور اوسکے چند
معزز اصحاب بوجہ شدت حرارت کے اسکی تاب

منصوصاً ومشروعاً علیه فقد یکون مصباح
الهدایة ومفتاح الکرامة لانه
شهید فی سبیل الله قد تلطخ بدمه
فی اعلاء کلمته وابقاء دینه مظهراً
لکرامة الله فشهد الغرته
مهبط الانوار ملاذاً من
الآفات الدنیویة والدینیة
لزوّاره امانا لمخلوق الله من
خیاره علما لایندرس مدی الازمان
اثر من آثاره ومنار انوار یتلالا سطحه
نور من انواره مختلفا للملائکه
المقربین ومنزلاً کریماً للانبیاء
والمرسلین ومصلی للطائفین و
العاکفین یتخذ من ترابه مساجد
للساجدین ومسبحات للمسبحین

نہ لاسکے کہ اپنے خیمہ مین بیٹھتے لہذا فرات مین کمر کمر
پانی یا کچھ زائد مین بیٹھے تھے اب خیال کرو اس
گرمی کو اور مردہ کی لاش تھوڑی سی حرارت سے
سڑ جاتی ہے پھر ایسی شدید حرارت مین تمھارا کیا خیال
ہو سکتا ہے پھر چونکہ خدا نے وعدہ حتمی قرآن مین فرمایا
ہے کہ جو شخص اوسکی راہ مین جہاد کر کے شہید ہوگا اوسکو
حرارت شمس وغیرہ کچھ نہ پہونچیگی اسی وجہ سے ان
اجساد کو ضرر حرارت آفتاب کا نہ پہونچا جسطرح
جناب ابراہیم کو حرارت سے آگ کی نہ پہونچا۔ اسی وجہ
سے یہ اجساد مطہرہ تر و تازہ باقی رہے اور کسی قسم کا
تغیر فساد اور عفونت کا انمین پیدا نہوا۔ میرے
اس قول کی سچائی پر تمکو زیادہ یقین اس سے
بھی ہوگا کہ ان شہدا کے سرہاے بریدہ کو جب
ان ظلمہ نے نیزون پر چڑھا کر شہر بشہر کوچہ بکوچہ پھرایا
کوفہ سے لیکر دمشق تک جہان جہان یہ سرہاے

فداه روحی وارواح المومنین بکی ثم انتهی
سید الانبیاء وسید الاولیاء لطمتها بالاجنحة
ملائکة الارض والسماء بصیر یوم قتاله
دما عبیطا کانها دم من دماء الشهداء فیحق
الله ورسوله علیک وهو النبی
الهادی هل تری وجد اثرا من
تلک الاثار فی مرقد عثمان
وطین مرقده وهل اخبر
رسول الله صلعم ان عثمان یدفن
فی ای موضع وبین کرامة ذلک
الموضع وکرامة طین مرقده
بقی المشابهة فی ان عثمان قتل
عطشانا والحسین ایضا مات کذلک
فهو ایضا لیس کما یزعمونه لان عثمان
سقاه سیدنا الحسن باشارة صدرت
عن ابیه وان اصابه ما اصابه من جهالة
المانعین من ایصال الماء الیه والحسین

شہدا گذرے اور ہزارون آدمیون نے پاس
آکر بھی انکو دیکھا آخر کسی تاریخ مین اسکا ذکر ہی کہ یہ
سر بوسیدہ ہوکر بدبو ہوگئی تھی لیکن سر اقدس امام
حسین کا اونکی بڑی بزرگی یہ بھی ایک ہے کہ جب
ام حجام ملعونہ نے سر اقدس پر پتھر مارا خون تازہ سر
اقدس سے جاری ہوا جس طرح زندہ آدمیون کے
جسم سے چوٹ لگنے سے ظاہر ہوتا ہی اور یہ فعل معجزہ
امام حسین کا تصدیق کرتا ہی خدا کے ارشاد کی کہ شہدا
راہ خدا کو مردہ نہ سمجھو بلکہ زندہ ہین۔ اب لائے وہ
شخص جو مدعی ہی کہ عثمان بھی شہید راہ خدا ہین کوئی
ایک بزرگی بھی ان کرامات مذکورہ مین سے۔
مگر یہ بیچارہ کہان سے لائے جامہ ندارم دامن از کجا
آرم۔ بلکہ بعض شعرا مداح نے دعوی کیا ہی کہ اکہتر
معجزہ سر اقدس سے ظاہر ہوئے از روز شہادت
تا روز یکہ جناب سید الساجدین نے اوسکو واپس لاکر

لما منع من الماء اجرى الله له عينا ماءه
ابرد من الثلج واحلى من العسل فى اليوم المسئلة
من المحرم وخط يوم عاشورا باصبعه
خطا فجرى عين من الماء سقى منها اصحابه
قبل ان يستشهد واصاروا الى جوار الله
وهم بارءة الاكباد ولهذا انكر الرضا علما
قال له بعض القائلين ان الحسين واصحابه
قتلوا عطشانا. اما مايورد على تلك الرواية
من انها تبطل كل الجزع والفزع الذى ياتى
به المتعزون فجوابه ان ذلك السقى انما
هو كان قبل ان يستشهد واقربا من الموت
وعدم روية تلك العين لكونها جارية
من الاعجاز فلا يليق منه الاستبعاد۔
والاطلاع على جريها انما هو يختص بالامام
والحجة وهو غير ما جريها. ولما انكر الرضا
وان لم يصح تلك الرواية علمنا جزما
انهم ماتوا عطشانا سواء صحت لنا

ہمراہ جسد اطہر کے دفن فرمایا۔ رہا قبر کو کھول کر دوبارہ
دفن کرنا۔ تو باجماع اہل اسلام جائز ہے اگر میت کا
کوئی عضو دفن سے رہگیا ہو اور اوسمین ہڈی ہو۔
پھر حالت بعد دفن کی اگر ہم تسلیم بھی کرین کہ عثمان کو
کسی نے پوشیدہ دفن بھی کر دیا اور اونکا حال عدم
دفن مین مثل حال عائشہ کے ہو جو معاویہ کے
حسن عقیدت سے بنا بر ایک روایت کے زندہ
درگور ہوئی ہین (اس قصہ درگور ہونے عائشہ کو
آج ثبوت کامل سے مین نہین لکھتا محض اس مناسبت
سے ذکر عائشہ کا آگیا ہے کہ وہ عثمان کو نعثل کا خطاب
دیکر فرمائی تھین لعن اللہ نعثلا یا قتل اللہ نعثلا لہذا
عائشہ کو بھی پورے تعلقات قتل عثمان اور دفن
عثمان مین ہین) بہر حال اگر بفرض غیر واقع عثمان
دفن بھی ہوئے اب اونکے مدفن اور امام حسین
کے مدفن کا مقابلہ کیجئے کچھ بھی مناسبت ہے؟ اب ہمکو
مناسب ہے کہ پھر از سر نو حالات مذکورہ سابق کو بطور
خلاصہ کے بیان کرین۔ اب ہم کہتے ہین اگر خلیفہ

تلک الروایة املاء الم یسمع ما قاله علی
بن الحسین سلام الله علیه ونادی
جهارا یا ابتاه قد سقانی جدی رسول
الله بکاسه الاوفی وهذه الروایة ایضا
من موضوعات ما نحن بصدده وانما نادی
جهارا اثباتا لقول ابیه فان الحسین کان
قد قال له حین شکی الیه شدة العطش
یا بنی سیسقیک جدک رسول الله
فارجع کرة الی قتال هؤلاء فبعد من کرة
الحجج وتضعفهم ان یسقوا ابنائهم و
ویترکوا الاصحاب علی عطشهم الی
ان یموتوا فاذن لا ریب فی صحة خبر
یدل علی ریهم سلام الله علیهم فهل تعد
روایة من موضوعات بنی امیه ان تدل
علی ما ذکرناه فی هذه المسئلة ففی امر الکلام ولنرجع الی ذکر
المقتولین وهو من ختم الرسالة علی ذکرها فنقول
یروا احد منهم ان رسول الله صلعم

بنی خدا کا پیارا ہوا اور اوسی کی راہ مین شہید کیا جاے
خدا پر واجب ہے کہ اوسکے مدفن کو خوشبو کر دے۔
اوسکی خوشبو مہکنے لگے بدون اسکے کہ آدمی اپنی تدبیر
سے اوسکو معطر کرے۔ یہ بھی واجب ہے کہ اس شہید
کا مدفن زیارت گاہ مسلمانون کی اور ذریعہ حاجت
برآری خلائق کی ہو اگر وہ لوگ اسکو ذریعہ شفاعت
گردانین اور یہ ذریعہ گرداننا اونکا بدعت حرام نہو
بلکہ منصوص حکم خدا و رسول سے یا خلیفہ رسول سے
ہوا اور شریعت کے رو سے جائز بھی ہو خوابگاہ
اوس شہید کی چراغ ہدایت اور کلید گنجینہ کرامت ہی
اسلیے کہ اوسی خدا کی راہ مین شہید ہوا ہے اور اوسی
کی راہ مین اپنے خون مین لوٹا ہے کہ خون آلودہ ہو گیا
ہے یہ مدفن جائے ظہور کرامات الٰہی جائے نزول انوار
خدا (دیکھو روضہ اقدس امام حسینؑ کو) اوسکی زیارت
کرنیوالونکے واسطے جائے پناہ آفات دنیوی اور
دینی سے ہوگا امان ہوگا نیک بندگان خدا کے واسطے
ہر طرح سے۔ وہ نشانی ہوگا مدہائے دراز تک کوئی

بکی او ترحم علی عثمان لکونه مقتولاً
ظلما ولم یخبر بان من یبکی علیه فله اجر
قلیل او کثیر والسبب انه صلعم کان
عالما بان قتل عثمان انما یکون مجازاة
لافعاله الشنیعه وقتله وخاذلوه
احض اصحابه فان کان اخبر بکونهم
ظالمین یستحقون بذالک عذاب الاخرة
کما اخبر بخزی قتلة الحسین کان
ذلک الاخبار منافیا لصدقه. فهذا لم
یخبر به حین حیوته ولا فعل فعلا فی
منام احد بعد وفاته صلوات الله علیه
وتحیاته ولهذا لم یظهر بعد قتله امر
من الامور الخوارق التی تدل علی
کرامة المقتول وعقوبة قاتلیه. ولم
یوسم عزائه بین القائلین بکونه خلیفه
بل اکثرهم لا یعلمون یوم قتله فما ظنک
بیوم دفنه فان عرض علیک یا اخی

نشان اوسکا نہ ملیگا بنا مشہور ہوگا کہ اوسکا نور ظہور ہوگا مقام
آمد و رفت ملائکہ مقربین کا اور جائے نزول انبیاء
اور مرسلین کی جگہ نماز پڑھنے کی طواف کرنے والے
اور روضہ پر ٹھہرنے والونکی - اوسکی مٹی سے سجدگاہ نماز
گذارونکی اور تسبیح تسبیح خوانی طیار ہوگی میری جان
اور جملہ مومنین کی جان فدا ہو ایسے مزار پاک پر اوس
مرقد کی مٹی سونگھنے سے ہمارے نبی سردار انبیا کو گریہ
لاحق ہوگا اور نیز سردار اولیا کو. زمین اور آسمان کے
فرشتے اپنے پرونکو اوسی مٹی سے آلودہ کرین - واہ
ری مٹی کیون نہو میرے حسینؑ جس روز شہید ہوئے
خون تازہ ہو جائے جیسے خون کسی شہید کا شہادت سے
ہوتا ہے - اب تمکو قسم ہے خدا اور رسول کی جو سچی ہادی
ہین کوئی بات اور کوئی اثر ان آثار مین سے قبر فرضی
عثمان اور اوس قبر کی مٹی مین دیکھتے ہو یا پاتے ہو
اور کیا رسولخدا نے قبر عثمان کی جگہ سے خبر دی ہے
کہ آخر کس جگہ بنے گی اور کوئی کرامت اوس جگہ کی
یا اوسکی مٹی کی بیان فرمائی ہے - باقی رہی یہ بات

احد من النواصب قولا من رسول
دال على امر من الامور المذكورة فقل
له فما بال خيار اصحاب رسول الله الذين
قتلوه وخذلوه ليكون الناصب بعد
سوالك هذا كانه القم حجرا هذا اما
ذكرته من حالات عثمان. ولنذكر
نبذا من حالات سيدنا الحسين
عليه السلام من يوم ولادته الى يوم
شهادته والى يومنا هذا ابل الى ماشاء الله
فان ذكرت اسماء علماء اهل السنة
وسميت كتبهم المصنفة فى الامور المتعلقة
بالحسين الواقعة فى حيات سيدنا
رسول الله وايضا بعد وفاته فقط
ومنا انا فلا يسعنى الوقت ولكن صحائفنا
مشحونة بها وحسبك ماذكره الله
سبحانه فى كتابه المجيد من كيفية
حمله وارضاعه ووجوب القتل عليه

کہ عثمان بھی پیاسے مارے گئے اور امام حسینؑ بھی یہ
خیال بھی غلط ہے اسلئے کہ عثمان کو ہمارے امام حسنؑ
نے پانی پلایا بحکم اپنے والد بزرگوار کے اگرچہ آپکو ایذا ے
جسمانی بھی پہونچی بسبب اسکے کہ جو لوگ پانی پہونچانے
کو روکتے تھے وہ آپکو پہچانتے نہ تھے۔ اور امام حسینؑ
پر جب پانی بند ہوا خدا نے چشمہ آب جاری کر دیا جسکا
پانی برف سے زیادہ سرد اور شہد سے زیادہ شیرین تھا
یہ چھٹی تاریخ محرم کا قصہ ہے اور بروز عاشورا اپنی
انگشت مبارک سے ایک خط زمین پر کھینچا جس سے
ایک چشمہ شیرین جاری ہوا اور اپنے ہمراہیوں کو شہادت
سے پہلے اوسی پانی سے سیراب کیا وہ بزرگوار ھندہ جگر
طلبیجہ جوار الٰہی میں پہونچے شاید اسی وجہ سے جناب
امام رضاؑ نے انکار فرمایا جب آپسے کسی نے کہا کہ امام حسینؑ
اور آپکے ہمراہی سب پیاسے شہید ہوئے (مطلب اس
کہنے والے کا یہ تھا کہ جس طرح عثمان اور اونکے ہمراہی
پیاسے قتل ہوئے امام رضاؑ نے غضبناک ہو کر یہ جواب
دیا) لیکن یہ اعتراض اس روایت پر جو کیا جاتا ہے کہ

وما اعطاه من الاجر والكرامه وكون
الائمة من ولده وكون وليه الاخذ
بثاره منصورا ممنوعا من الاسراف
في القتل كل ذلك حرمته وقرابته
في الحسينية القرابية والينابيع في كتابي
المعروف بالمائتين فمن اراد
الاطلاع فليطالعها فانه يجد ما يطلبه
بل ما يزيد على مطلوبه ومن المقامات
البينه ان رسول الله صلعم اوجب
دخول الجنة على من بكى او ابكى
او تباكى على الحسين رواه سليمان
الحنفي في كتابه المسمى بينابيع
المودة وايضا روى احمد بن حنبل
في مسنده من دمعت عيناه لقتل
الحسين دمعة او قطرت قطرة بواه
الله عز وجل في الجنة وليس عن
النبي ذلك فيمن بكى على عثمان و
لكن روايات مستفيضة مروية

کہ پھر رونا نالہ وزاری کرنا عزاداران کا سب بیجا
ہے اور پیاس کی شکایت غلط ہے تو اس کا جواب
یہ ہے کہ یہ فعل حضور کا قریب مرنے ہر ایک شہید کے
تھا اور اوس سے پہلے سب پیاسے تھے اوس
چشمہ کا کسی کو نظر نہ آنا چونکہ براہ معجزہ جاری ہوا تھا
کچھ بعید از قیاس نہیں ہے کہ فقط امام حسین ہی نے
اوسکو دیکھا ہو۔ اوس چشمہ کے جاری ہونے پر
آگاہی خاص ہر امام اور حجت الٰہی سے اور وہ جناب
ہمکو خبر دین گے اور یہی واقع بھی ہوا۔ اور جب
امام رضا نے جو حجۃ اللہ ہین اون شہدا کے پیاسے
مرنے سے انکار فرمایا ہمکو یقین کامل ہے کہ وہ
بزرگوار پیاسے دنیا سے نہین گئے یہ چشمہ جاری
ہونے کی روایت مدینۃ المعاجز کی صحیح ہو یا نہو
کوئی اور طریقہ اونکی سیرابی کا ہوا ہو۔ کیا تمنے جناب
علی اکبر کا یہ فرمانا نہین سنا ہے کہ آواز بلند پکار کر قریب
جان بحق تسلیم ہونے کے اونہون نے کہا اے میرے
پدر بزرگوار میرے نانا رسول نے مجھے اپنے کاسہ

من اللہ یقین و نختم الرسالۃ علی الصلوٰۃ
والسلام علی محمد و آلہ -

لبریز سے سیراب کردیا - یہ روایت بھی ہمارے
اوس مطلب کی تائید کرتی ہے جسکے درپے ہم اس وقت

ہو رہے ہین جناب علی اکبر نے چلا کر یہ قول اپنے پدر بزرگوار کے قول کی تصدیق کی غرض سے
فرمایا اسلیئے کہ جب علی اکبر لڑتے لڑتے بہت پیاسے ہوئے اور خدمت مین اپنے پدر بزرگوار کے آکر شدت
پیاس کے شاکی ہوئے حضرت نے فرمایا اے فرزند اب قریب ہے کہ تمھارے نانا تمکو اپنے کاسہ سے سیراب
کرین دوبارہ جاؤ لڑو ان اشقیا سے - بہت بعید ہے کرامت سے جناب رسول خدا کی اور انکے انصاف
سے کہ اپنی اولاد کو سیراب کرین اور اصحاب اغیار کو پیاسا رہنے دین یہانتک کہ وہ پیاسے مرجائین
اب کچھ شک نہین کہ جو خبران شہدا کے سیراب ہو کر راہی جنان ہونے کی ہے وہ ضرور صحیح ہو
سلام خدا کا سب پر ہو پھر کیا کوئی جھوٹھی روایت بنی امیہ کی گڑھی ہوئی بھی اہین پیاس اور سیرابی کی
شرکت مین عثمان کے حالات مین تمنے پائی ہے ہرگز نہین - باقی رہا رونا اور دل گداز ہونا ان دونو
مقتولین کے حالات کو سنکر او سی کے بیان پر ہم اس رسالہ کو ختم کرینگے اب ہم کہتے ہین کہ جناب
رسول کا رونا بر حالت قتل عثمان اور مظلومیت پر کوئی روایت نہین ہماری نظر سے گذری
اور نہ یہ کہ انکی مصیبت پر رونے کا یہ ثواب ہے - قتل عثمان اور اوسکی عظمت کا اظہار ہمارے نبی
صلعم نے اسوجہ سے نہین فرمایا آپکو اپنے علم نبوت سے معلوم تھا کہ عثمان اپنے کردار کی عوض مین مارے
جائینگے اور قاتلان عثمان اور انکی نصرت کو ترک کرنیوالے وہ خاص اصحاب ہونگے پھر باوجودیکہ
یہ لوگ قتل عثمان بعوض انکے مظالم کے کرینگے اور شریعت مقدسہ جن امور سے قتل کو جائز کرتی ہے
اوسی کی پابندی کرینگے اگر ان لوگون کو ظالم اور ناحق ہونیکا آپ ارشاد فرماتے جناب نبی

کی سچائی کے خلاف تھا اور احکام شریعت مین بھی خلل پڑتا۔ اور اسی وجہ سے یعنی چونکہ قتل ناحق نہ تھا
بلکہ وہ مستحق براہ عدل الہی کے تھے کوئی کرامت اونکی خواہ اونکی قبر کی کبھی ظاہر نہوئی اور نہ کوئی ایسی
بات ظاہر ہوئی جو اون کے قاتلون کی سزادہی پر شامل ہوتی۔ عثمان کی مصیبت مین عزاداری
گریہ و بکا یا درود اور فاتحہ دلانے یا ختم قرآن کا ثواب اونکی روح کو بخشنا اون لوگون مین بھی جاری
نہوا جو اونکو خلیفہ مانتے ہین بلکہ اکثر پیروان ثلثہ کو اس کا بھی علم نہین ہے کس روز عثمان مارے گئے پھر
دفن ہونیکا دن یہ کون جانتا ہے۔ پھر اگر کوئی ناصبی اے برادر تمھارے سامنے کوئی حدیث جناب
رسول کی شامل ایسے امور مذکورہ بالا پڑھے جس سے بزرگی عثمان کے قتل کی پیش خدا ثابت ہو
تم فوراً جواب دینا کہ پھر قاتلان عثمان جو تمھارے عقیدہ مین ضرور بہشتی تھے جنکے نام ہم اوپر لکھ چکے
ہین اونکا حشر کیا ہوگا۔ اسی سوال کرنیکے بعد وہ ناصبی ایسا چپ ہوگا جیسے پتھر اوسکی حلق مین
ٹھونس دیا ہے۔ یہ جو کچھ ہمنے لکھا ہے عثمان کے حالات بعد قتل کے ہین۔ اب چاہیے کہ ہم تھوڑے سے
حالات اپنے سردار امام حسین کے بھی لکھین از روز ولادت تا روز شہادت بلکہ آجکے دن تک جو
روزانہ سب دیکھ رہے ہین اور یونہی دیکھتے رہین گے جبتک خدا چاہے۔ پھر اگر مین نام علماء اہلسنت
کے اور نام کتابون کا لون جو حالات امام حسین مین لکھی گئی ہین زمانہ حیات جناب رسول مین
اور نیز بعد وفات اوس جناب کے حالت بیداری اور خواب مین تو اسقدر وقت مجھے نہ ملیگا اور ہمارے
علما کی کتابین بھی اون کے اقوال سے بھری ہوئی ہین۔ کافی ہے تمکو جو کچھ خدا نے قرآن مجید مین امام
حسین کے حالات بیان فرمائے از روز حمل اور ولادت اور رضاع اور یہ کہ اون پر مقتول ہونا
واجب تھا اور جو کچھ اجر اور بزرگی اونکو خدا نے دی ہے۔ اور یہ بھی کہ انکی اولاد مین نو امام

ہون اور آپکے دلی قصاص خون ناحق کے لینے والے صاحب الزمانؑ منصور ہونگے اور زیادہ
قتل کرنے سے ممنوع ہین ان سب امور کو خوب شرح اور ربط اور استدلال سے ہمنے رسالہ حسینیہ
قرآنیہ مین اور نیز اپنی کتاب ماتین مین لکھا ہے جس کا ارادہ اون حالات پر واقفیت کا ہو
اونھین دونو کو پڑھے کہ اوسکا مطلب پورا ہوگا بلکہ خواہش سے زیادہ ایسی ایسی باتین معلوم
ہونگی جو اسکے وہم اور گمان مین بھی نہون انشاء اللہ۔ ظاہری مفارق مین سے یہ بھی ہے کہ
جناب رسولؐ نے جنت واجب فرمائی ہے اوسپر جو حسینؑ کی مصیبت مین روے یا رولاے
یا شبیہ رونے والونکی بنائے۔ جسکی آنکھ سے آنسو ایک قطرہ قتل امام حسینؑ کو سنکر نکلے یا آنکھ مین
قطرہ اشک بھر آئے خدا اوسکو بہشت مین گھر دیگا۔ اور قتل عثمان کے سننے والے کو اگر روے
یہ ثواب رسول اللہؐ نے نہین فرمایا۔ اسی طرح کی اور بھی روایات مشہورہ دونو فریق مین وارد
ہین۔ اب رسالہ کو ہم درود پر محمد اور آل محمدؐ پر ختم کرتے ہین والحمد للہ۔

تمت

عرض ضروری۔ اگر آپکو مذہب حق شیعہ کی محبت ہوگی اور اس کی
ترویج و تائید چاہتے ہونگے تو اصلاح و الشمس ضرور
منگائینگے کہ حمایت دین آپکا فرض ہے۔

علی حیدر اڈیٹر اصلاح کھجوہ ضلع سارن

نظیر حسین منیجر مشتہر